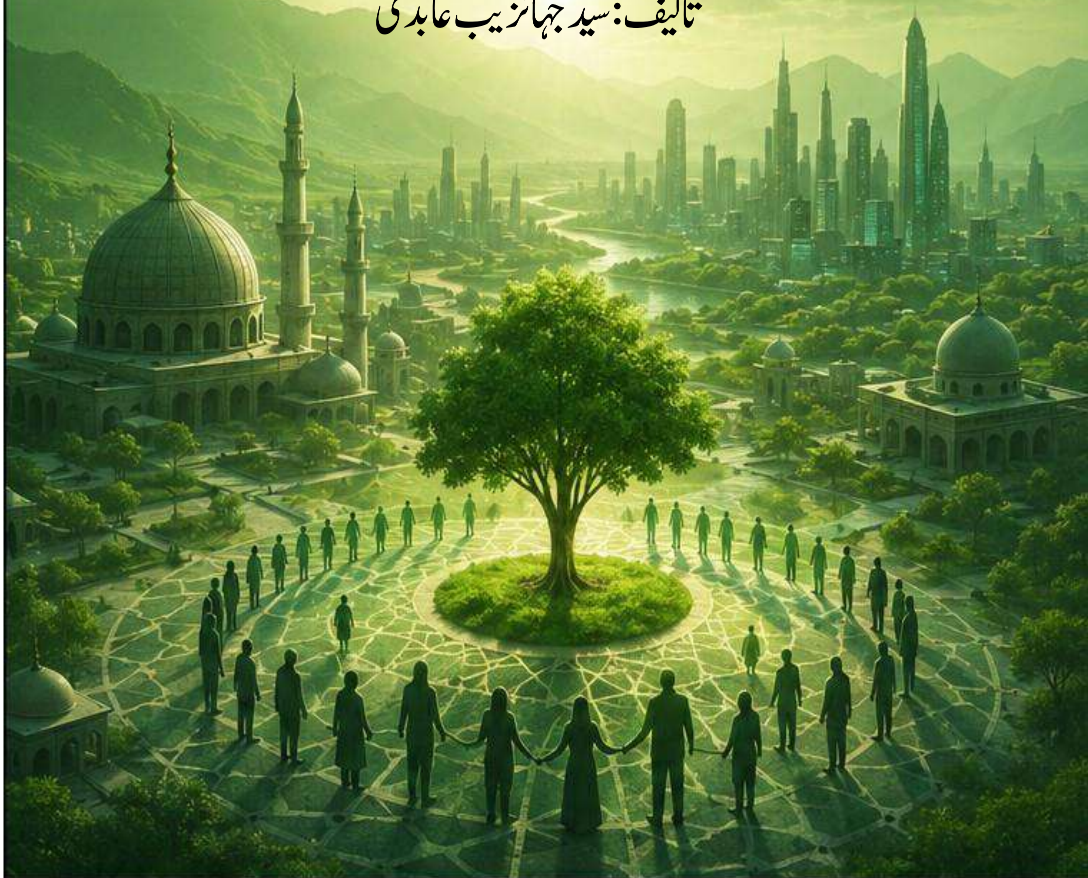
سننِ معاشرتی در قرآن کریم

تالیف: سید جہانزیب عابدی



بسم الله الرحمن الرحيم

تعارف

قرآنِ کریم میں سننِ معاشرتی (Social Laws / Divine Social Patterns) سے مراد وہ الٰہی اصول اور اجتماعی قوانین ہیں جو قوموں، معاشروں، تہذیبوں، اقتدار، زوال، اصلاح، فساد، اجتماعی نفسیات اور انسانی تاریخ پر جاری ہوتے ہیں۔ یہ محض اخلاقی نصیحتیں نہیں بلکہ ایسے قواعد ہیں جن کے مطابق معاشروں کے نتائج تشکیل پاتے ہیں۔ قرآن ان کو اکثر سنت اللہ، امرِ الٰہی، قانونِ جزا و سزا یا تاریخی مثالوں کے ذریعے بیان کرتا ہے۔ قرآن کے نزدیک تاریخ اندھی قوتوں کا کھیل نہیں، نہ صرف معاشی عوامل سے چلتی ہے اور نہ محض افراد کے ارادوں سے؛ بلکہ عقیدہ، اخلاق، عمل، قیادت، عدل، شکر، ظلم، اتحاد، فساد اور الٰہی ہدایت مل کر معاشرتی تقدیر بناتے ہیں۔ یہی قرآنی سننِ معاشرتی ہیں۔

قرآن کے مطابق یہ سنن عمومی طور پر ثابت ہیں، اگرچہ افراد اور معاشروں کے حالات کے مطابق ان کا ظہور مختلف صورتوں میں ہوتا ہے۔

1۔ سنتِ تغییر (تبدیلی اندر سے شروع ہوتی ہے)

﴿إِنَّ اللهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ﴾ (الرعد: 11)

بے شک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں۔

قرآن بتاتا ہے کہ کسی قوم کی حالت محض دعاؤں، نعروں یا بیرونی عوامل سے نہیں بدلتی، بلکہ فکری، اخلاقی اور عملی تبدیلی اندر سے شروع ہوتی ہے۔ اجتماعی ذہن، اقدار اور رویے بدلیں تو حالات بھی بدلتے ہیں۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: حکومتیں بدلتی رہتی ہیں مگر مسائل واپس آجاتے ہیں۔

مثال: ایک ملک میں عوام کرپٹ حکمران ہٹا دیتے ہیں، مگر خود رشوت، سفارش اور قانون شکنی جاری رکھتے ہیں۔ پانچ سال بعد نئی حکومت بھی پرانی جیسی ہو جاتی ہے۔

2۔ سنتِ استدراج (مہلت دے کر پکڑنا)

﴿سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (الاعراف:182)

ترجمہ: ہم انہیں آہستہ آہستہ ایسی جگہ سے پکڑ کی طرف لے جائیں گے جہاں سے انہیں شعور بھی نہ ہو گا۔

ہر نعمت کامیابی نہیں ہوتی۔ بعض اوقات مسلسل آسائش انسان یا قوم کو غفلت میں مزید آگے لے جاتی ہے یہاں تک کہ زوال اچانک آتا ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: وقتی خوشحالی کے بعد اچانک بحران۔

مثال: ایک کمپنی مسلسل منافع کماتی ہے، مگر ملازمین کا استحصال کرتی ہے، معیار گراتی ہے۔ چند سال بعد اس کی ساکھ ختم ہو جاتی ہے۔

3۔ سنتِ تداولِ ایام (اقتدار کی گردش)

﴿وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ﴾ (آل عمران:140)

ترجمہ: یہ دن ہیں جنہیں ہم لوگوں کے درمیان پھیرتے رہتے ہیں۔ (آیت کے مطابق مفہوم)

کوئی قوم ہمیشہ طاقتور اور کوئی ہمیشہ کمزور نہیں رہتی۔ اقتدار، غلبہ اور حالات گردش کرتے ہیں۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: طاقت پر غرور فیصلہ سازی خراب کر دیتا ہے۔

مثال: ایک عالمی کمپنی نئے حریفوں کو سنجیدہ نہیں لیتی۔ چند سال بعد نئی ٹیکنالوجی اسے مارکیٹ سے باہر کر دیتی ہے۔

4۔ سنتِ ہلاکتِ اقوام (اجتماعی فساد کا انجام)

﴿وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ﴾ (القصص:59)

ترجمہ: جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں... پھر اس پر فیصلہ نافذ ہو جاتا ہے۔

ظلم، استحصال، فساد اور حق کی مسلسل مخالفت اجتماعی زوال کا سبب بنتی ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: عدم اعتماد، انتشار، بغاوت یا اندرونی ٹوٹ پھوٹ۔

مثال: ایک شہر میں قانون صرف طاقتور کے لیے نرم ہو۔ آہستہ آہستہ لوگ قانون پر یقین کھو دیتے ہیں۔

5۔ سنتِ امتحان (آزمائش)

﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ...﴾ (البقرہ:155)

ترجمہ: ہم تمہیں خیر اور شر دونوں کے ذریعے آزماتے ہیں۔

افراد کی طرح معاشرے بھی آزمائشوں سے گزرتے ہیں۔ خوشحالی بھی امتحان ہے اور تنگی بھی۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: خوشحالی میں تکبر، مشکل میں مایوسی۔

مثال: ایک خاندان غربت سے نکلتا ہے مگر دولت آنے کے بعد تعلیم، تعلقات اور اخلاق چھوڑ دیتا ہے؛ اگلی نسل بکھر جاتی ہے۔

6۔ سنتِ نصرت (حق کی مدد)

﴿إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ﴾ (محمد: 7)

ترجمہ: اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا۔

جب کوئی جماعت حق، عدل اور خدا کے راستے کی حمایت کرتی ہے تو الٰہی مدد کے اسباب پیدا ہوتے ہیں۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: لوگ خاموش تماشائی بن جاتے ہیں۔

مثال: ایک ادارے میں سب جانتے ہیں کہ ایک شخص پر ظلم ہو رہا ہے، مگر کوئی بولتا نہیں۔ کچھ عرصے بعد ہر شخص غیر محفوظ محسوس کرتا ہے۔

7۔ سنتِ امہال (فوری سزا نہ دینا)

﴿وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِم مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِن دَابَّةٍ﴾ (النحل: 61)

ترجمہ: میں انہیں مہلت دیتا ہوں، بے شک میری تدبیر مضبوط ہے۔

اللہ ہر غلطی پر فوری گرفت نہیں کرتا؛ مہلت بھی نظامِ تربیت کا حصہ ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: غلطی عادت بن جاتی ہے۔

مثال: ایک تاجر ٹیکس چوری کرتا رہتا ہے اور پکڑا نہیں جاتا، پھر اسے لگتا ہے یہ قابلِ قبول ہے؛ بعد میں ایک بڑا قانونی بحران آجاتا ہے۔

8۔ سنتِ شکر و زیادت

﴿لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ﴾ (ابراہیم:7)

ترجمہ: اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا۔

شکر صرف زبان نہیں بلکہ نعمت کے درست استعمال کا نام ہے۔ اجتماعی سطح پر شکر ترقی کے دروازے کھولتا ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: وسائل ہونے کے باوجود ترقی رک جاتی ہے۔

مثال: ایک ادارے کو اچھا بجٹ ملتا ہے مگر وہ تحقیق کے بجائے نمائش پر خرچ کرتا ہے، نتیجہ: زوال۔

9۔ سنتِ کفران و زوالِ نعمت

﴿إِنَّ اللهَ لَا يُغَيِّرُ نِعْمَةً أَنْعَمَهَا عَلَىٰ قَوْمٍ...﴾ (الأنفال:53)

ترجمہ: اگر تم ناشکری کرو گے تو میرا عذاب سخت ہے۔

جب قومیں نعمت کو ظلم، تکبر اور انحراف میں استعمال کرتی ہیں تو نعمت چھن سکتی ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: غرور، غلط فیصلے، زوال۔

مثال: ایک کاروباری شخص ٹیم کی محنت کو نظر انداز کرتا ہے، لوگ چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔

10۔ سنتِ عدل وبقا

قرآنی مجموعی منطق سے معلوم ہوتا ہے کہ عدل معاشروں کے استحکام کی بنیاد ہے۔

﴿إِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ﴾)(النحل:90)

ترجمہ: آپ کا رب بستیوں کو ظلم کے ساتھ ہلاک کرنے والا نہیں جبکہ ان کے لوگ اصلاح کرنے والے ہوں۔

عدل صرف عدالتوں کا نہیں بلکہ معیشت، تعلیم، سیاست اور تعلقات کا اصول ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: ظاہری استحکام مگر اندرونی بے چینی۔

مثال: ایک اسکول میں قابلیت کے بجائے تعلقات پر انعام ملتے ہیں؛ محنتی طلبہ دل برداشتہ ہو جاتے ہیں۔

11۔ سنتِ فساد و محرومیت

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ﴾ (الروم:41)

ترجمہ: خشکی اور سمندر میں فساد ظاہر ہو گیا ان اعمال کی وجہ سے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمائے۔

معاشرتی، اقتصادی اور ماحولیاتی بگاڑ انسانی اعمال سے جڑا ہوا ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: بحران اچانک نہیں، آہستہ بنتا ہے۔

مثال: شہر میں کچرا، ناقص منصوبہ بندی اور بدعنوانی سالوں چلتی رہے؛ پھر ایک معمولی بارش بھی تباہی لا دیتی ہے۔

12۔ سنتِ اختلاف و تدافع

﴿وَلَوْلَا دَفْعُ اللهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ...﴾ (لبقرہ:251)

ترجمہ: اگر اللہ بعض لوگوں کو بعض کے ذریعے نہ روکتا تو زمین میں فساد پھیل جاتا۔

معاشروں میں طاقتوں، نظریات اور گروہوں کے درمیان تدافع ایک فطری قانون ہے جو بعض اوقات توازن برقرار رکھتا ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: جمود یا دھماکہ۔

مثال: ایک یونیورسٹی میں مختلف رائے پر پابندی لگ جائے؛ چند سال بعد تخلیقی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔

13۔ سنتِ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی اجتماعی تاثیر

﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ... تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ﴾ (آل عمران:110)

ترجمہ: تم بہترین امت ہو، لوگوں کے لیے نکالی گئی، نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔

جب معاشرے میں خیر کی دعوت اور برائی کی روک تھام کمزور پڑ جائے تو اجتماعی بگاڑ بڑھتا ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: غلط کام معمول بن جاتا ہے۔

مثال: دفتر میں سب جعلی رپورٹیں جانتے ہیں، مگر کوئی اعتراض نہیں کرتا؛ پھر پورا نظام غیر معتبر ہو جاتا ہے۔

14۔ سنتِ اتحاد و قوت

﴿وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا﴾ (الأنفال:46)

ترجمہ: اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ کرو۔

مسلسل داخلی نزاع اجتماعی کمزوری پیدا کرتی ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: توانائی اندرونی لڑائی میں ختم۔

مثال: دو سماجی تنظیمیں ایک ہی مقصد رکھتی ہیں مگر قیادت کے تنازع میں کمزور ہو جاتی ہیں۔

15۔ سنتِ مترفین (اشرافی فساد)

﴿وَإِذَا أَرَدْنَا أَن نُّهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا...﴾ (الإسراء:16)

ترجمہ: جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کے خوشحال لوگوں کو حکم دیتے ہیں، پھر وہ نافرمانی کرتے ہیں۔

قرآن بار بار متنبہ کرتا ہے کہ جب معاشرے کی قیادت عیاشی، استکبار اور طبقاتی مفاد کے گرد جمع ہو جائے تو زوال تیز ہو جاتا ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: فیصلہ سازی زمین سے کٹ جاتی ہے۔

مثال: ایک حکومت صرف بڑے شہروں اور اشرافیہ کے اعداد دیکھتی ہے، عام لوگ نظر انداز ہوتے ہیں؛ پھر عوامی ردعمل پیدا ہوتا ہے۔

16۔ سنتِ وراثتِ ارض

﴿أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ﴾ (الأنبياء:105)

ترجمہ: اور زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے۔

قرآن کے مطابق آخری پائیدار وراثت محض طاقت نہیں بلکہ صلاح، اہلیت اور اخلاقی بنیادوں سے جڑی ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: مقام مل جاتا ہے مگر قائم نہیں رہتا۔

مثال: ایک تنظیم صرف نعروں کی بنیاد پر قیادت سنبھالتی ہے، مگر انتظام، اخلاق اور صلاحیت نہ ہونے کی وجہ سے چند سال میں ختم ہو جاتی ہے۔

17۔ سنتِ اقامتِ حق و باطل کا تصادم

﴿أَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَاءً وَأَمَّا مَا يَنفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ﴾ (الرعد: 17)

باطل وقتی شور پیدا کر سکتا ہے، لیکن پائیدار اثر عام طور پر اسی چیز کا ہوتا ہے جو انسانوں کے لیے نافع ہو۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: باطل خود بخود غالب نہیں ہوتا، بلکہ حق کی کمزوری سے جگہ بناتا ہے۔

مثال: ایک ادارے میں دیانت دار لوگ خاموش رہتے ہیں، نتیجتاً غلط لوگ فیصلہ سازی سنبھال لیتے ہیں۔

18۔ سنتِ قیادت و اتباع

﴿وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ...﴾ اور ﴿أَئِمَّةً يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ﴾

ترجمہ: اور ہم نے انہیں ایسے پیشوا بنایا جو ہمارے حکم سے رہنمائی کرتے تھے۔

معاشرے کی سمت قیادت سے بنتی ہے؛ صالح یا فاسد قیادت اجتماعی انجام بدل دیتی ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: اچھی صلاحیتیں بھی غلط سمت میں استعمال ہوتی ہیں۔

مثال: ایک تعلیمی ادارہ صرف مقبول شخصیت کو سربراہ بنا دیتا ہے، علمی معیار گرنے لگتا ہے۔

19۔ سنتِ تذکیر و انذار (تنبیہ کے ذریعے بیداری)

﴿وَمَا نُرْسِلُ بِالْآيَاتِ إِلَّا تَخْوِيفًا﴾ (الإسراء:59)

ترجمہ: اور ہم نشانیاں نہیں بھیجتے مگر خبردار کرنے کے لیے۔

قرآن کے مطابق بعض اجتماعی واقعات، بحران، شکستیں، قدرتی یا تاریخی جھٹکے محض حادثات نہیں ہوتے بلکہ بیداری کے اشارے بھی بن سکتے ہیں۔ قوموں کو بار بار متوجہ کیا جاتا ہے تاکہ وہ اپنا راستہ درست کریں۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: چھوٹے مسائل بڑے بحران بن جاتے ہیں۔

مثال: ڈاکٹر بار بار کسی شخص کو صحت بہتر کرنے کا کہتا ہے، مگر وہ نظر انداز کرتا رہتا ہے؛ بعد میں سنگین بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔

20۔ سنتِ ارسالِ رسل (ہدایت کا اجتماعی اتمامِ حجت)

﴿وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ﴾ (یونس:47)

ترجمہ: اور ہر امت کے لیے ایک رسول ہے۔

الٰہی قانون یہ ہے کہ اجتماعی مؤاخذہ سے پہلے ہدایت، دلیل اور حق واضح کیا جاتا ہے۔ کسی قوم پر حجت قائم کیے بغیر فیصلہ نہیں ہوتا۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: بعد میں غلط فیصلوں کا جواز کمزور ہو جاتا ہے۔

مثال: ایک ادارے میں بار بار تربیت دی جاتی ہے مگر لوگ سنجیدہ نہیں لیتے؛ پھر کارکردگی گرنے پر شکایت کرتے ہیں۔

21۔ سنتِ املاء (مہلت کے ساتھ حقیقت کا آشکار ہونا)

﴿وَأُمْلِي لَهُمْ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ﴾ (الأعراف:183)

ترجمہ: اور میں انہیں مہلت دیتا ہوں، بے شک میری تدبیر مضبوط ہے۔

کبھی قوموں اور افراد کو وقت دیا جاتا ہے تاکہ ان کے باطن، نیتیں اور نظام پوری طرح ظاہر ہو جائیں۔ جلدی فیصلہ ہمیشہ حکمت نہیں۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: اصلاح کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔

مثال: ایک شخص تعلقات خراب کرتا رہتا ہے، چونکہ فوراً نتیجہ نہیں آتا اس لیے اسے اپنی غلطی محسوس نہیں ہوتی، پھر ایک دن سب تعلقات ختم ہو جاتے ہیں۔

22۔ سنتِ تدرج (تبدیلی مرحلہ وار آتی ہے)

﴿وَقُرْآنًا فَرَقْنَاهُ لِتَقْرَأَهُ عَلَى النَّاسِ عَلَىٰ مُكْثٍ﴾ (الإسراء:106)

ترجمہ: اور یہ قرآن ہم نے جدا جدا نازل کیا تاکہ آپ اسے لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں۔

قرآن کا انداز یہ بتاتا ہے کہ معاشرتی اصلاح عام طور پر تدریجی ہوتی ہے۔ بڑی تبدیلیاں اکثر مرحلہ وار تربیت، تعلیم اور شعور سے آتی ہیں۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: ناپختہ تبدیلی جلد ٹوٹ جاتی ہے۔

مثال: ایک اسکول ایک ہی سال میں پورا نصاب بدل دیتا ہے، اساتذہ اور طلبہ تیار نہیں ہوتے، نظام بکھر جاتا ہے۔

23۔ سنتِ استخلاف (ذمہ دار اقتدار کی منتقلی)

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ﴾

(النور:55)

ترجمہ: اللہ نے تم میں سے ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں زمین میں جانشین بنائے گا۔

اقتدار قرآن میں صرف طاقت کا نام نہیں؛ یہ امانت، ذمہ داری اور صلاحیت کے ساتھ جڑا ہوا تصور ہے۔ بعض قوموں کو دوسروں کی جگہ آزمائش کے طور پر موقع دیا جاتا ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: خدمت کی جگہ قبضے کی ذہنیت آجاتی ہے۔

مثال: ایک ادارے کا سربراہ منصب کو مستقل حق سمجھ لیتا ہے، نئی قیادت اور نئے خیالات رک جاتے ہیں۔

24۔ سنتِ اختلافِ درجات (صلاحیتوں اور مواقع کا تفاوت)

﴿وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ﴾ (الزخرف:32)

ترجمہ: اور ہم نے ان میں بعض کو بعض پر درجوں میں بلند کیا۔

معاشرے میں ہر شخص یکساں استعداد یا کردار نہیں رکھتا۔ فرق خود مسئلہ نہیں؛ اصل سوال یہ ہے کہ فرق خدمت، عدل اور تکامل کے لیے استعمال ہو یا استکبار کے لیے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: حسد یا تکبر پیدا ہوتا ہے۔

مثال: ایک ٹیم میں مختلف صلاحیتوں کے لوگوں کو برابر نتیجہ دینے پر مجبور کیا جائے؛ آخرکار سب کی کارکردگی گر جاتی ہے۔

25۔ سنتِ تعارفِ اقوام (تنوع برائے شناخت، نہ برتری)

﴿وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا﴾ (الحجرات:13)

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں قوموں اور قبیلوں میں بنایا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔

قومیں، ثقافتیں اور گروہ وجود رکھتے ہیں، مگر ان کا مقصد نسلی غرور نہیں بلکہ تعاون، شناخت اور انسانی تکامل ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: سماجی تناؤ اور تقسیم۔

مثال: ایک معاشرہ مختلف زبان یا ثقافت والوں کو خطرہ سمجھنے لگتا ہے؛ **نتیجہ:** تعاون کم، تصادم زیادہ۔

26۔ سنتِ مشاورت (اجتماعی عقل کی اہمیت)

﴿وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ﴾ (الشوریٰ:38)

ترجمہ: اور ان کے معاملات آپس کے مشورے سے چلتے ہیں۔

قرآن اجتماعی فیصلوں میں مشورے کو ایک اصول بناتا ہے۔ اجتماعی عقل فرد واحد کے محدود زاویے کو وسیع کرتی ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: blind spots بڑھ جاتے ہیں۔

مثال: ایک کمپنی میں تمام فیصلے ایک فرد کرتا ہے؛ وہ مارکیٹ کی تبدیلی نہیں دیکھ پاتا اور کاروبار متاثر ہوتا ہے۔

27۔ سنتِ تکذیبِ مصلحین (اصلاحی آوازوں کی مزاحمت)

﴿مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ﴾

ترجمہ: ان کے پاس جو بھی رسول آیا، وہ اس کا مذاق اڑاتے رہے۔

قرآن بار بار دکھاتا ہے کہ اصلاحی تحریکوں کو ابتدا میں مزاحمت، تمسخر اور مخالفت کا سامنا ہوتا ہے۔ مخالفت بذاتِ خود باطل یا حق کا معیار نہیں۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: معاشرہ دیر سے جاگتا ہے۔

مثال: ایک ملازم بار بار سکیورٹی خامیوں کی نشاندہی کرتا ہے، لوگ مذاق اڑاتے ہیں؛ بعد میں بڑا data leak ہو جاتا ہے۔

28۔ سنتِ اتباعِ اکثریت (اکثریت ہمیشہ معیار نہیں)

﴿وَإِن تُطِعۡ أَكۡثَرَ مَن فِي ٱلۡأَرۡضِ يُضِلُّوكَ﴾ (الأنعام:116)

ترجمہ: اور اگر آپ زمین میں اکثر لوگوں کی بات مانیں تو وہ آپ کو گمراہ کر دیں گے۔

قرآن تعداد اور حقیقت کو ایک چیز نہیں سمجھتا۔ اجتماعی قبولیت حق کی ضمانت نہیں ہوتی۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: مقبول مگر غلط فیصلے۔

مثال: ایک ادارہ تحقیق کے بجائے صرف عوامی دباؤ پر فیصلے کرے؛ مختصر فائدہ مگر طویل نقصان۔

29۔ سنتِ اثرِ قیاسِ معاشرتی (لوگ ایک دوسرے سے متاثر ہوتے ہیں)

﴿إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ﴾ (الزخرف:22)

ترجمہ: بے شک ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقے پر پایا۔

معاشرے صرف دلائل سے نہیں بلکہ روایت، ماحول، عادت اور سماجی دباؤ سے بھی تشکیل پاتے ہیں۔ قرآن تقلیدِ ماحول پر سوال اٹھاتا ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: شخصیت اور شناخت کمزور۔

مثال: ایک نوجوان صرف دوستوں کے رجحانات پر اپنی تعلیم اور مستقبل چنتا ہے، بعد میں عدم اطمینان محسوس کرتا ہے۔

30۔ سنتِ بقاے آثار (تاریخ بطور درس)

﴿فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ...﴾

ترجمہ: زمین میں چلو پھر دیکھو کہ انجام کیسا ہوا۔

قرآن تاریخ کو محض قصہ نہیں سمجھتا بلکہ اجتماعی تجربہ گاہ قرار دیتا ہے۔ سابق اقوام کے آثار حال اور مستقبل کے لیے سبق ہیں۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: پرانی غلطیوں کی تکرار۔

مثال: ایک شہر سیلابی تاریخ کو نظر انداز کر کے دوبارہ اسی جگہ تعمیرات کرتا ہے، اگلے برس دوبارہ نقصان اٹھاتا ہے۔

31۔ سنتِ تدافعِ باطل کے ذریعے حق کا ظہور

﴿بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ﴾ (الأنبياء:18)

ترجمہ: بلکہ ہم حق کو باطل پر دے مارتے ہیں تو وہ اسے کچل دیتا ہے۔

قرآن کے مطابق حق اور باطل کی کشمکش محض منفی تصادم نہیں؛ اسی کشمکش میں حق کی وضاحت اور باطل کی کمزوری آشکار ہوتی ہے۔ بعض اوقات بحران وضاحت پیدا کرتے ہیں۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: کمزور خیالات بھی مضبوط دکھائی دینے لگتے ہیں۔

مثال: ایک یونیورسٹی میں مشکل سوالات پر پابندی لگا دی جاتی ہے۔ نتیجہ یہ کہ طلبہ کے نظریات کبھی جانچے نہیں جاتے اور سطحی یقین پیدا ہوتا ہے۔

32۔ سنتِ قساوتِ اجتماعی (دلوں کا سخت ہو جانا)

﴿ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ﴾ (البقرہ:74)

ترجمہ: پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے۔

معاشرے صرف علمی طور پر نہیں مرتے؛ وہ اخلاقی بے حسی کا بھی شکار ہوتے ہیں۔ مسلسل ظلم، مفاد اور حق سے روگردانی اجتماعی حساسیت کو ختم کر دیتی ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: ظلم معمول بن جاتا ہے۔

مثال: ایک محلے میں برسوں غربت، ناانصافی اور جرائم دیکھے جائیں اور کوئی رد عمل نہ آئے؛ لوگ آہستہ آہستہ اسے "عام زندگی" سمجھنے لگتے ہیں۔

33۔ سنتِ غفلت سے زوالِ بصیرت

﴿لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا...﴾ (الأعراف:179)

ترجمہ: ان کے دل ہیں مگر ان سے سمجھتے نہیں۔

جب معاشرے مسلسل سطحیت، خواہشات اور بے فکری میں ڈوب جائیں تو دیکھتے ہوئے بھی حقیقت سمجھنے کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: فیصلہ سازی کمزور۔

مثال: ایک شخص روزانہ گھنٹوں خبریں دیکھتا ہے مگر کبھی تحقیق نہیں کرتا؛ آخر کار رائے اس کی اپنی نہیں رہتی۔

34۔ سنتِ ذکر سے حیاتِ اجتماعی

﴿وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكًا﴾(طٰہٰ:124)

ترجمہ: اور جو میری یاد سے منہ موڑے گا تو اس کے لیے تنگ زندگی ہوگی۔

الٰہی یاد صرف عبادت نہیں بلکہ اقدار، مقصد اور اخلاقی شعور سے وابستگی ہے۔ قرآن کے مطابق معنوی خلا اجتماعی اضطراب کو جنم دے سکتا ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: کامیابی کے باوجود خلا۔

مثال: ایک ادارہ صرف منافع کو معیار بنالیتا ہے، چند سال بعد ملازمین burnout اور بے معنی پن محسوس کرتے ہیں۔

35۔ سنتِ کلمۂ طیبہ کی نمو

﴿كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ... تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ﴾(ابراہیم:24–25)

ترجمہ: ایک پاکیزہ درخت کی مانند جو ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے۔

درست فکر، پاک اقدار اور صالح ثقافت درخت کی طرح آہستہ مگر پائیدار نشوونما پاتی ہیں۔ ہر بڑی تہذیب پہلے ایک تصور سے شروع ہوتی ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: نمو تو ہوتی ہے مگر استحکام نہیں۔

مثال: ایک تعلیمی تحریک تیزی سے پھیلتی ہے مگر اساتذہ کی تربیت نہیں کرتی؛ کچھ عرصے بعد معیار ختم ہو جاتا ہے۔

36۔ سنتِ کلمۂ خبیثہ کی بے ثباتی

﴿كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ﴾ (ابراہیم:26)

ترجمہ: ایک ناپاک درخت کی مانند جو جڑ سے اکھاڑ دیا گیا۔

ایسے معاشرتی نظام جو صرف طاقت، دھوکے یا جذبات پر قائم ہوں، وقتی شور تو پیدا کر سکتے ہیں مگر جڑیں کمزور ہوتی ہیں۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: وقتی مقبولیت، طویل کمزوری۔

مثال: ایک کاروبار صرف تشہیر پر چلتا ہے، مصنوعات کمزور ہوتی ہیں؛ چند سال بعد اعتماد ختم۔

37۔ سنتِ تسخیرِ وسائل

﴿وَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾ (الجاثیہ:13)

ترجمہ: اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اسے تمہارے لیے مسخر کر دیا۔

کائنات انسان کے لیے قابلِ دریافت اور قابلِ استعمال بنائی گئی ہے۔ قرآن سستی نہیں بلکہ علم، تحقیق اور ذمہ دار استعمال کی طرف دعوت دیتا ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: انحصار اور پسماندگی۔

مثال: ایک ملک کے پاس قابل نوجوان، زمین اور توانائی موجود ہو مگر تحقیق میں سرمایہ نہ لگائے؛ پھر دوسروں پر انحصار بڑھ جاتا ہے۔

38۔ سنتِ عمل کے مطابق نتائج

﴿وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ﴾ (النجم:39)

ترجمہ: اور انسان کے لیے وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی۔

معاشروں میں خواہشات سے زیادہ اعمال اثر رکھتے ہیں۔ اجتماعی ترقی یا زوال کے پیچھے مسلسل کوشش یا غفلت کارفرما ہوتی ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: خواب بڑھتے ہیں، نتائج نہیں۔

مثال: ایک شخص ہر سال نئے اہداف بناتا ہے مگر عمل نہیں کرتا؛ برسوں بعد وہیں کھڑا رہتا ہے۔

39۔ سنتِ فسادِ وسائل (طاقت و مال بطور امتحان)

﴿إِنَّ الْإِنسَانَ لَيَطْغَىٰ أَن رَّآهُ اسْتَغْنَىٰ﴾ (العلق:6–7)

ترجمہ: بے شک انسان سرکشی کرتا ہے جب وہ اپنے آپ کو بے نیاز سمجھتا ہے۔

خود کفالت اور طاقت اگر اخلاق سے جدا ہو جائیں تو تکبر، استغنا اور ظلم پیدا ہو سکتا ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: مشورہ اور اصلاح بند۔

مثال: ایک کامیاب ٹیم اپنے پرانے طریقے نہیں بدلتی کیونکہ وہ پہلے کامیاب رہی تھی؛ نئی دنیا میں پیچھے رہ جاتی ہے۔

40۔ سنتِ حق کے لیے قلتِ عدد

﴿وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ﴾ (سبأ: 13)

ترجمہ: اور میرے بندوں میں شکر کرنے والے کم ہیں۔

قرآن بار بار دکھاتا ہے کہ تاریخی طور پر معیار ہمیشہ تعداد نہیں ہوتا؛ بعض بڑی تبدیلیاں محدود مگر باصلاحیت گروہوں سے شروع ہوتی ہیں۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: خاموش صلاحیتیں ضائع۔

مثال: ایک ادارہ چند ماہر افراد کی رائے کو اس لیے نظر انداز کرتا ہے کہ وہ تعداد میں کم ہیں؛ بعد میں انہی کے خدشات درست نکلتے ہیں۔

41۔ سنتِ جذب و دفعِ کردار

﴿الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ﴾ (النور:26)

ترجمہ: ناپاک چیزیں ناپاک لوگوں کے لیے اور پاک چیزیں پاک لوگوں کے لیے ہیں۔

افراد اور گروہ اکثر اپنے جیسے رجحانات، اقدار اور ماحول کی طرف کھنچتے ہیں۔ معاشرتی ماحول کردار سازی کرتا ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: آہستہ آہستہ کردار بدل جاتا ہے۔

مثال: ایک شخص شروع میں صرف "نیٹ ورکنگ" کے لیے غلط صحبت اختیار کرتا ہے، کچھ عرصے بعد وہی رویے اپنالیتا ہے۔

42۔ سنتِ یادداشتِ تاریخی

﴿فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ﴾ (الأعراف:176)

ترجمہ: پس واقعات بیان کیجیے تاکہ وہ غور کریں۔

قرآن قصے بطور تفریح نہیں سناتا؛ اجتماعی یادداشت، شناخت اور شعور قائم رکھنے کے لیے تاریخ بیان کرتا ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: ہر نسل دوبارہ ابتدا کرتی ہے۔

مثال: ایک تنظیم پچھلے تجربات محفوظ نہیں رکھتی؛ ہر نئی ٹیم وہی غلطیاں دہراتی ہے۔

43۔ سنتِ فرصت اور غفلت

﴿حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُم بَغْتَةً﴾ (الأنعام:44)

ترجمہ: یہاں تک کہ جب وہ دی ہوئی چیزوں پر خوش ہوئے تو ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا۔

کبھی کامیابی اور آسودگی خود امتحان بن جاتی ہے۔ اگر خوشحالی اصلاح کے بجائے غفلت لائے تو نتائج بدل سکتے ہیں۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: صلاحیت کمزور ہو جاتی ہے۔

مثال: ایک نوجوان مسلسل سہولت اور تفریح کو ترجیح دیتا ہے؛ چند سال بعد مقابلے کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔

44۔ سنتِ اجتماعِ خیرات

﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ﴾ (البقرہ:148)

ترجمہ: پس نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو۔

قرآن مقابلے کو صرف مادّی میدان تک محدود نہیں کرتا بلکہ خیر، خدمت، علم اور فضیلت میں بھی اجتماعی سبقت کا تصور دیتا ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: کامیابی کے باوجود تعلقات کمزور۔

مثال: ایک کمپنی صرف اندرونی competition بڑھاتی ہے؛ ملازمین ایک دوسرے کی مدد چھوڑ دیتے ہیں۔

45۔ سنتِ توازن (امتِ وسط)

﴿وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا﴾ (البقرہ:143)

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے تمہیں ایک معتدل امت بنایا۔

پائیدار معاشرے انتہاؤں پر نہیں بلکہ توازن، اعتدال اور مقصدی حرکت پر قائم ہوتے ہیں۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: انتہا کے بعد ردِ عمل۔

مثال: ایک خاندان صرف تعلیم پر زور دیتا ہے اور صحت و تعلقات نظر انداز کرتا ہے؛ آخر کار کامیابی کے باوجود گھر کا ماحول بگڑ جاتا ہے۔

46۔ سنتِ ابتلاء بالتمکین (اقتدار بھی امتحان ہے)

﴿وَنَبۡلُوكُم بِالشَّرِّ وَالۡخَيۡرِ فِتۡنَةً﴾ (الأنبیاء:35)

ترجمہ: اور ہم تمہیں برائی اور بھلائی دونوں کے ذریعے آزماتے ہیں۔

قرآن کے مطابق صرف محرومی نہیں، اقتدار، وسائل، علم اور حکومت بھی امتحان ہیں۔ بعض معاشرے فقر سے نہیں بلکہ طاقت کے بعد بگڑتے ہیں۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: کامیابی خود زوال کا سبب بن جاتی ہے۔

مثال: ایک تنظیم جدوجہد کے دوران منظم اور مخلص ہوتی ہے، مگر کامیابی کے بعد تنقید برداشت کرنا چھوڑ دیتی ہے؛ چند سال میں اندر سے کمزور ہو جاتی ہے۔

47۔ سنتِ جمعِ دلائل قبلِ مؤاخذہ

﴿رُّسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ﴾ (النساء:165)

ترجمہ: رسول خوشخبری دینے والے اور خبردار کرنے والے تاکہ لوگوں کے لیے اللہ کے مقابلے میں کوئی حجت باقی نہ رہے۔

اجتماعی فیصلوں سے پہلے آگاہی، تعلیم، دلیل اور موقع دیا جاتا ہے۔ لاعلمی کو ہمیشہ عذر نہیں بنایا جاتا، مگر وضاحت بھی نظام کا حصہ ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: غلطی لاعلمی سے نہیں بلکہ ضد سے پختہ ہوتی ہے۔

مثال: ایک طالب علم کو بار بار بتایا جاتا ہے کہ اس کی پڑھائی کا طریقہ غلط ہے، مگر وہ ہر مشورہ رد کرتا رہتا ہے؛ نتیجہ امتحان میں ناکامی۔

48۔ سنتِ صالح اقلیت کی برکت

﴿فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِن قَبْلِكُمْ أُولُوا بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ﴾ (ہود: 116)

ترجمہ: پھر تم سے پہلے لوگوں میں ایسے اہلِ خیر کیوں نہ ہوئے جو فساد سے روکتے۔

بعض اوقات پورا معاشرہ چند باشعور، مصلح اور ذمہ دار افراد کی وجہ سے ٹوٹنے سے بچ جاتا ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: کمزور آوازیں ختم، غلط رجحانات غالب۔

مثال: دفتر میں چند ایماندار لوگ بدعنوانی دیکھتے ہیں مگر سوچتے ہیں "ہم سے کیا ہوگا"، کچھ عرصے بعد پورا ماحول بدل جاتا ہے۔

49۔ سنتِ داخلی تفرق سے کمزوری

﴿وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا﴾ (آل عمران:105)

ترجمہ: اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو تفرقے میں پڑ گئے اور اختلاف کرنے لگے۔

صرف اختلافِ رائے مسئلہ نہیں؛ جب اختلاف شناخت، انا اور اقتدار کی جنگ بن جائے تو اجتماعی توانائی ضائع ہوتی ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: مقصد پیچھے، شخصیات آگے۔

مثال: دو رفاہی ادارے ایک جیسے کام کر رہے ہوتے ہیں مگر تعاون کے بجائے ایک دوسرے کو کمزور کرنے لگتے ہیں؛ اصل فائدہ اٹھانے والے محروم رہ جاتے ہیں۔

50۔ سنتِ امن بطور نعمتِ تمدن

﴿الَّذِي أَطْعَمَهُم مِّن جُوعٍ وَآمَنَهُم مِّنْ خَوْفٍ﴾ (قریش:4)

ترجمہ: جس نے انہیں بھوک سے بچا کر کھلایا اور خوف سے امن دیا۔

قرآن امن کو صرف جنگ نہ ہونے سے نہیں جوڑتا بلکہ معیشت، تجارت، اعتماد اور تہذیبی ارتقاء کی بنیاد سمجھتا ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: صلاحیتیں دفاع میں لگ جاتی ہیں، تعمیر میں نہیں۔

مثال: ایک علاقے میں لوگ ہر وقت غیر یقینی اور عدم تحفظ میں رہیں؛ کاروبار، تعلیم اور سرمایہ کاری رکنے لگتی ہے۔

51۔ سنتِ رزق و اخلاقی نسبت

﴿وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ﴾ (الأعراف:96)

ترجمہ: اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان پر برکتوں کے دروازے کھول دیتے۔

قرآن بعض مقامات پر رزق اور برکت کو صرف مادی اسباب سے نہیں بلکہ اخلاقی واجتماعی کیفیت سے بھی جوڑتا ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: پیسہ آتا ہے مگر پائیداری نہیں۔

مثال: ایک کاروبار جھوٹے وعدوں سے تیزی سے بڑھتا ہے، مگر کچھ سال بعد لوگ اس پر اعتماد ختم کر دیتے ہیں۔

52۔ سنتِ احتکارِ حق سے انحطاط

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا...﴾ البقرہ:159

ترجمہ: بے شک جو لوگ اس چیز کو چھپاتے ہیں جو ہم نے نازل کی۔

جب علم، سچائی یا رہنمائی کو ذاتی مفاد، اقتدار یا خوف کی وجہ سے روکا جائے تو اجتماعی انحراف بڑھتا ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: ادارہ چند لوگوں پر منحصر ہو جاتا ہے۔

مثال: ایک سینئر ملازم جان بوجھ کر اپنا علم دوسروں کو منتقل نہیں کرتا؛ اس کے جانے کے بعد پورا شعبہ متاثر ہو جاتا ہے۔

53۔ سنتِ امانت و اہلیت

﴿إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ﴾ القصص:26

ترجمہ: بے شک بہترین وہ ہے جسے تم کام پر رکھو جو طاقتور اور امانت دار ہو۔

قرآن معاشرتی ذمہ داریوں کے لیے دو بنیادی اوصاف دیتا ہے: قابلیت اور امانت۔ صرف طاقت یا صرف نیکی کافی نہیں۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: نظام چلتا ہے مگر بہتر نہیں ہوتا۔

مثال: ایک ادارہ قابل افراد کے بجائے صرف قریبی لوگوں کو اہم ذمہ داریاں دیتا ہے؛ آہستہ آہستہ معیار گر جاتا ہے۔

54۔ سنتِ تدبر و بقا

﴿أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ﴾

ترجمہ: کیا پھر وہ غور و فکر نہیں کرتے؟

قرآن بار بار تدبر کو زندہ معاشرے کی علامت بناتا ہے۔ جو معاشرہ سوال، غور اور فکری محاسبہ چھوڑ دے وہ جمود کا شکار ہو سکتا ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: رفتار بڑھتی ہے، سمت کھو جاتی ہے۔

مثال: ایک کمپنی مسلسل نئے منصوبے بناتی ہے مگر کبھی جائزہ نہیں لیتی؛ وسائل ضائع ہونے لگتے ہیں۔

55۔ سنتِ شہادتِ امت

﴿لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ﴾ البقرہ:143

ترجمہ: تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو۔

قرآن ایک امت کے لیے صرف نجات نہیں بلکہ نمونہ اور گواہ بننے کا تصور دیتا ہے؛ یعنی ایسا اجتماعی کردار جو دوسروں کے لیے معیار بنے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: شناخت ختم۔

مثال: ایک تعلیمی ادارہ اپنی ضرورت سمجھے بغیر صرف دوسروں کے ماڈل نقل کرتا ہے؛ آخرکار نہ اپنی پہچان رہتی ہے نہ معیار۔

56۔ سنتِ عہد و استحکام

﴿وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ﴾

ترجمہ: اور عہد پورا کرو۔

اعتماد، معاہدہ، وعدہ اور ذمہ داری معاشرتی سرمایہ ہیں۔ عہد شکنی صرف اخلاقی مسئلہ نہیں، تمدنی مسئلہ بھی ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: اعتماد کی معیشت ختم۔

مثال: ایک شخص بار بار وقت، رقم یا ذمہ داری کے وعدے توڑتا ہے؛ لوگ آہستہ آہستہ اس کے ساتھ کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔

57۔ سنتِ فسادِ معلومات (افواہ کا اجتماعی اثر)

﴿إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا﴾ الحجرات:6

ترجمہ: اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لو۔

قرآن معلومات کی تصدیق کو سماجی اصول بناتا ہے۔ غلط خبر پورے معاشرے کو متاثر کر سکتی ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: نقصان حقیقت سے پہلے ہو جاتا ہے۔

مثال: سوشل میڈیا پر ایک غلط خبر پھیلتی ہے، لوگ تحقیق کے بغیر رد عمل دیتے ہیں، بعد میں معلوم ہوتا ہے خبر جھوٹی تھی۔

58۔ سنتِ احترامِ انسانی کرامت

﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ﴾ الإسراء:70

ترجمہ: اور یقیناً ہم نے بنی آدم کو عزت دی۔

اجتماعی نظام اگر انسانی کرامت کو نظر انداز کرے تو دیرپا عدل قائم نہیں رہتا۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: پیداوار تو بڑھتی ہے مگر وفاداری ختم۔

مثال: ایک ادارہ ملازمین کو صرف "output machine" سمجھے؛ کچھ وقت بعد لوگ جذباتی طور پر کٹ جاتے ہیں۔

59۔ سنتِ توازنِ دنیا و آخرت

﴿وَلَا تَنسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا﴾ القصص:77

ترجمہ: اور دنیا میں اپنا حصہ نہ بھولو۔

قرآن دنیا ترک کرنے یا دنیا پرستی دونوں کی طرف نہیں بلاتا؛ بلکہ مقصدی دنیا داری اور ذمہ دار آخرت پسندی سکھاتا ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: کامیابی کے باوجود عدمِ توازن۔

مثال: ایک شخص صرف کمائی پر توجہ دیتا ہے، صحت اور تعلقات نظر انداز کرتا ہے؛ بعد میں اسے احساس ہوتا ہے کہ بہت کچھ کھو دیا۔

60۔ سنتِ توارثِ فکری

﴿وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ﴾ الزخرف:28

ترجمہ: اور اسے اس کی نسل میں باقی رہنے والا کلمہ بنا دیا۔

خیالات، اقدار اور تہذیبی رجحانات نسلوں میں منتقل ہوتے ہیں؛ اس لیے تربیت اور ثقافت تاریخ ساز قوتیں ہیں۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: ادارے یا اقدار ایک نسل بعد ختم۔

مثال: ایک خاندان کاروبار بنا لیتا ہے مگر اگلی نسل کو مقصد، نظم اور اخلاق نہیں سکھاتا؛ دولت رہتی ہے مگر نظام ٹوٹ جاتا ہے۔

61۔ سنتِ علم و رفعت

﴿يَرْفَعِ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ﴾ المجادلہ:11

ترجمہ: اللہ تم میں سے ایمان والوں اور علم دیے جانے والوں کے درجات بلند کرتا ہے۔

قرآن علم کو صرف فردی فضیلت نہیں بلکہ اجتماعی ارتقاء کی قوت قرار دیتا ہے۔ جو معاشرے علم پیدا کرتے ہیں وہ اثر پیدا کرتے ہیں۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: جہالت، فکری پسماندگی، سائنسی و تہذیبی زوال، دوسروں کا محتاج بن جانا، اور اجتماعی اثر ورسوخ کا خاتمہ۔

مثال : ایک ملک تعلیم پر بجٹ کم کرتا ہے، تحقیق نظر انداز ہوتی ہے، نتیجتاً اسے جدید ٹیکنالوجی بیرونِ ملک سے خریدنا پڑتی ہے اور وہ دوسروں کا محتاج بن جاتا ہے۔

62۔ سنتِ جہل و انقیاد

﴿بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ﴾

ترجمہ: بلکہ ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

قرآن میں کئی بار اجتماعی گمراہی کی جڑ صرف بدنیتی نہیں بلکہ جہالت، سطحی سوچ اور عدمِ فہم بھی بیان ہوئی ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: لوگ تحقیق کے بجائے اندھی تقلید میں مبتلا ہو جاتے ہیں، آسانی سے گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کے فکری غلام بن جاتے ہیں۔

مثال : سوشل میڈیا پر پھیلائی گئی جھوٹی خبر کو تحقیق کے بغیر لوگ سچ مان لیتے ہیں اور ایک بے گناہ شخص کی ساکھ تباہ ہو جاتی ہے۔

63۔ سنتِ فکری آزادی وجواب دہی

﴿لَآ إِكۡرَاهَ فِي الدِّينِ﴾ البقرہ:256

ترجمہ: دین میں کوئی جبر نہیں۔

قرآن اجتماعی ایمان کو جبر سے نہیں جوڑتا۔ حقیقی تبدیلی شعور اور اختیار سے پیدا ہوتی ہے، اگرچہ اعمال کی ذمہ داری برقرار رہتی ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: جبر، فکری گھٹن، منافقت، اور ایسا معاشرہ پیدا ہوتا ہے جس میں لوگ سچائی کے بجائے خوف کی بنیاد پر فیصلے کرتے ہیں۔

مثال: ایک ادارے میں ملازمین کو سوال پوچھنے سے روکا جاتا ہے۔ نتیجتاً تخلیقی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے اور ادارہ جمود کا شکار ہو جاتا ہے۔

64۔ سنتِ سماعتِ حق

﴿الَّذِينَ يَسۡتَمِعُونَ الۡقَوۡلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحۡسَنَهُۥٓ﴾ الزمر:18

ترجمہ: جو بات کو سنتے ہیں پھر اس کے بہتر حصے کی پیروی کرتے ہیں۔

صحت مند معاشرے ہر آواز کو سننے اور پھر بہتر بات اختیار کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، نہ کہ اندھی وابستگی۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: تعصب، تنگ نظری، فکری جمود اور بہتر رائے قبول کرنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔

مثال : ایک کمپنی صارفین کی شکایات سننے سے انکار کرتی ہے، نتیجتاً اس کی مصنوعات مارکیٹ میں غیر مقبول ہو جاتی ہیں۔

65۔ سنتِ زینت و فریبِ تمدن

﴿زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ﴾ آل عمران:14

ترجمہ: لوگوں کے لیے خواہشات کی محبت خوشنما بنادی گئی۔

قرآن متنبہ کرتا ہے کہ مادی کششیں اگر مقصد بن جائیں تو تہذیب ظاہری ترقی کے باوجود اندر سے کمزور ہو سکتی ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: مادیت پرستی، ظاہر بینی، اخلاقی کمزوری اور اندرونی کھوکھلا پن پیدا ہوتا ہے۔

مثال : ایک خاندان اپنی آمدنی سے زیادہ پر تعیش طرزِ زندگی اختیار کرتا ہے، قرض بڑھتے بڑھتے مالی بحران میں بدل جاتا ہے۔

66۔ سنتِ شفافیت و عدمِ تجسس

﴿وَلَا تَجَسَّسُوا﴾ الحجرات:12

ترجمہ: اور تجسس نہ کرو۔

اجتماعی اعتماد صرف قوانین سے نہیں بنتا؛ حد سے بڑھی نگرانی، بدگمانی اور نجی زندگی میں مداخلت سماجی رشتوں کو کمزور کرتی ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: بداعتمادی، خوف، معاشرتی کشیدگی، اور لوگوں کی نجی زندگیوں میں غیر ضروری مداخلت بڑھ جاتی ہے۔

مثال: دفتر میں ملازمین کی ہر حرکت پر غیر ضروری نگرانی رکھی جاتی ہے، نتیجتاً اعتماد ختم اور کارکردگی کم ہو جاتی ہے۔

67۔ سنتِ حسنِ ظن و سماجی استحکام

﴿اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ﴾ الحجرات:12

ترجمہ: بہت سے گمانوں سے بچو۔

قرآن ہر گمان کو غلط نہیں کہتا، مگر بدگمانی کو معاشرتی بگاڑ کا سبب قرار دیتا ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: بدگمانی، نفرت، تعلقات کی خرابی اور معاشرتی انتشار پیدا ہوتا ہے۔

مثال: ایک دوست محض سنی سنائی بات پر اپنے ساتھی سے بدگمان ہو جاتا ہے، بعد میں معلوم ہوتا ہے کہ الزام غلط تھا مگر دوستی ٹوٹ چکی ہوتی ہے۔

68۔ سنتِ احترامِ تخصص

﴿فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ النحل:43

ترجمہ: اگر تم نہیں جانتے تو اہلِ علم سے پوچھ لو۔

ہر معاملے میں اہلِ علم اور اہلِ مہارت کی طرف رجوع اجتماعی پختگی کی علامت ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: نااہل افراد فیصلے کرنے لگتے ہیں، غلط پالیسیاں بنتی ہیں اور اجتماعی نقصان ہوتا ہے۔

مثال: ایک شخص انٹرنیٹ کی ادھوری معلومات کی بنیاد پر خود علاج کرتا ہے اور بیماری مزید بگڑ جاتی ہے۔

69۔ سنتِ تقسیمِ وظائف

﴿وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً...﴾ التوبہ:122

ترجمہ: اور مؤمنوں کے لیے یہ مناسب نہیں کہ سب کے سب نکل کھڑے ہوں۔

قرآن یہ تصور دیتا ہے کہ معاشرے میں سب ایک ہی کام نہیں کرتے؛ کچھ سیکھتے ہیں، کچھ سکھاتے ہیں، کچھ میدان میں ہوتے ہیں—یہ تقسیمِ کردار ضروری ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: نظامِ کار بگڑ جاتا ہے، ذمہ داریاں واضح نہیں رہتیں اور اجتماعی کارکردگی کمزور ہو جاتی ہے۔

مثال : ایک تنظیم میں سب لوگ انتظامی فیصلے کرنے لگتے ہیں اور کوئی عملی کام نہیں کرتا، نتیجتاً منصوبہ ناکام ہو جاتا ہے۔

70۔ سنتِ تعاون

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى﴾ المائدہ:2

ترجمہ: نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرو۔

اجتماعی طاقت صرف افراد کے مجموعے سے نہیں بنتی بلکہ مشترکہ خیر کے لیے تعاون سے بنتی ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: افراد اور ادارے منتشر ہو جاتے ہیں، اجتماعی طاقت کم ہو جاتی ہے اور ترقی کی رفتار رک جاتی ہے۔

مثال : محلے کے لوگ صفائی کے مسئلے میں ایک دوسرے کا ساتھ نہیں دیتے، گندگی بڑھتی ہے اور بیماریاں پھیل جاتی ہیں۔

71۔ سنتِ عدمِ تعاون علی الاثم

﴿وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾

ترجمہ: اور گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔

ہر اجتماعی اتحاد مثبت نہیں ہوتا۔ قرآن مقصد اور طریقہ دونوں کا اخلاقی جائزہ لیتا ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: اگر لوگ گناہ، ظلم اور فساد میں ایک دوسرے کا ساتھ دیں تو معاشرہ اخلاقی اور قانونی بحران کا شکار ہو جاتا ہے۔

مثال: چند ملازمین کمپنی کے مالی ریکارڈ میں جعل سازی میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں، بعد میں سب قانونی کارروائی کی زد میں آجاتے ہیں۔

72۔ سنتِ تذکرِ نعمت وشناختِ تہذیب

﴿وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللهِ عَلَيْكُمْ﴾

ترجمہ: اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو۔

قومیں جب اپنی اصل نعمتوں، اقدار اور تاریخی بنیادوں کو بھولتی ہیں تو شناختی بحران پیدا ہو سکتا ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: قوم اپنی تہذیبی شناخت کھو بیٹھتی ہے، احساسِ کمتری اور فکری انتشار پیدا ہوتا ہے۔

مثال : ایک قوم اپنی زبان اور ثقافتی ورثہ کو کمتر سمجھنے لگتی ہے، نئی نسل اپنی تاریخی شناخت سے کٹ جاتی ہے۔

73۔ سنتِ بقاے نافع

﴿وَأَمَّا مَا يَنفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ﴾ الرعد:17

ترجمہ: اور جو چیز لوگوں کو فائدہ دیتی ہے وہ زمین میں باقی رہتی ہے۔

جو چیز انسانوں کے لیے حقیقی فائدہ رکھتی ہے وہ دیرپا اثر چھوڑتی ہے؛ محض شور یا تشہیر کافی نہیں۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: ایسے منصوبے، نظریات اور ادارے جو حقیقی فائدہ نہیں دیتے، جلد ختم ہو جاتے ہیں اور ان کا اثر باقی نہیں رہتا۔

مثال : دو تعلیمی ویب سائٹس بنتی ہیں؛ ایک صرف تشہیر پر چلتی ہے اور دوسری معیاری مواد دیتی ہے۔ چند سال بعد پہلی غائب ہو جاتی ہے جبکہ دوسری معتبر حوالہ بن جاتی ہے۔

74۔ سنتِ اجتماعی حیا

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ﴾ النساء: 148

ترجمہ: بے شک اللہ برائی کو علانیہ ظاہر کرنا پسند نہیں کرتا۔

قرآن معاشرے میں فحاشی، برائی کی تشہیر اور اخلاقی بے حسی کو معمول بننے سے روکتا ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: فحاشی، بے حیائی، اخلاقی بے حسی اور خاندانی و معاشرتی بگاڑ بڑھ جاتا ہے۔

مثال: میڈیا میں مسلسل فحش اور غیر اخلاقی مواد کو معمول بنا دیا جاتا ہے، نتیجتاً نوجوانوں میں اخلاقی حساسیت کم ہونے لگتی ہے۔

75۔ سنتِ ثقافتی حفاظت

﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ﴾

ترجمہ: اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی حفاظت کرتے ہیں۔

امانت صرف مال نہیں؛ زبان، علم، روایت، ثقافت اور نسلوں تک منتقل ہونے والی اقدار بھی امانت ہیں۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: ثقافتی ورثہ، زبان، اقدار اور روایات کمزور ہو جاتی ہیں اور نسلوں کے درمیان فکری ربط ٹوٹنے لگتا ہے۔

مثال : ایک تعلیمی ادارہ اپنی اخلاقی روایات اور علمی معیار کو برقرار نہیں رکھتا، چند برسوں میں اس کی ساکھ ختم ہو جاتی ہے۔

76۔ سنتِ مال بطور آزمائش

﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ التغابن:15

ترجمہ: تمہارے مال اور تمہاری اولاد محض ایک آزمائش ہیں۔

قرآن کے مطابق مال خود مقصد نہیں بلکہ امتحان ہے۔ معاشرے میں اصل مسئلہ مال کی موجودگی نہیں بلکہ اس کا استعمال اور اس سے وابستگی ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: مال مقصدِ حیات بن جاتا ہے، لالچ، حرص، خودغرضی اور اخلاقی زوال پیدا ہوتا ہے۔

مثال : ایک تاجر دولت مند ہونے کے بعد غریب رشتہ داروں اور ملازمین کو حقیر سمجھنے لگتا ہے۔ آہستہ آہستہ لوگ اس سے دور ہو جاتے ہیں اور کاروبار کا اعتماد ختم ہونے لگتا ہے۔

77۔ سنتِ دولت کی گردش

﴿كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنكُمْ﴾ الحشر:7

ترجمہ: تاکہ دولت تمہارے مالداروں ہی کے درمیان گردش نہ کرتی رہے۔

قرآن چاہتا ہے کہ دولت چند ہاتھوں میں جمع نہ ہو بلکہ معاشرے میں گردش کرے تاکہ طبقاتی جمود پیدا نہ ہو۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: دولت چند ہاتھوں میں سمٹ جاتی ہے، طبقاتی خلیج بڑھتی ہے، غربت اور معاشرتی بے چینی جنم لیتی ہے۔

مثال: ایک شہر میں تمام تجارتی مواقع چند خاندانوں کے قبضے میں آجاتے ہیں۔ نوجوانوں کے لیے ترقی کے راستے بند ہو جاتے ہیں اور معاشرتی بے چینی بڑھنے لگتی ہے۔

78۔ سنتِ سودی نظام کا عدمِ استحکام

﴿يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ﴾ البقرہ:276

ترجمہ: اللہ سود کو مٹا دیتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔

قرآن کے مطابق وہ اقتصادی نظام جو استحصال پر قائم ہو وہ ظاہری طور پر بڑھے بھی تو اندر سے کمزور ہو جاتا ہے، جبکہ خیرات و تعاون پائیدار ترقی پیدا کرتے ہیں۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: معاشی استحصال، قرضوں کا بوجھ، مالی بحران اور معاشی عدمِ توازن پیدا ہوتا ہے۔

مثال: ایک شخص مسلسل قرض پر قرض لیتا رہتا ہے۔ ابتدا میں معیارِ زندگی بہتر دکھائی دیتا ہے مگر چند سال بعد ساری آمدنی قرضوں کی ادائیگی میں چلی جاتی ہے۔

79۔ سنتِ عدلِ اقتصادی

﴿كَيْلَا يَكُونَ دُولَةً﴾ اور عمومی قرآنی اصول

ترجمہ: تاکہ دولت صرف چند ہاتھوں میں سمٹ کر نہ رہ جائے۔

معیشت کا بنیادی اصول انصاف ہے، نہ کہ صرف ترقی۔ جب تقسیم غیر منصفانہ ہو تو معاشرتی تناؤ بڑھتا ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: معاشی ناانصافی، محرومی، طبقاتی کشمکش اور سماجی بے اطمینانی بڑھ جاتی ہے۔

مثال : ایک ادارے میں اعلیٰ افسران کو غیر معمولی مراعات ملتی ہیں جبکہ کارکن بنیادی ضروریات سے محروم رہتے ہیں۔ نتیجتاً ہڑتالیں اور احتجاج شروع ہو جاتے ہیں۔

80۔ سنتِ امانتِ مالی

﴿إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا﴾ النساء: 58 ترجمہ: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حق داروں تک پہنچاؤ۔

مالی، انتظامی اور سیاسی ذمہ داریاں امانت ہیں۔ خیانت صرف فردی نہیں بلکہ اجتماعی نظام کو کمزور کرتی ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ : کرپشن، خیانت، مالی بدعنوانی اور اداروں پر اعتماد کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

مثال : ایک فلاحی تنظیم کے منتظمین عطیات ذاتی مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ جب حقیقت سامنے آتی ہے تو لوگ آئندہ کسی خیراتی منصوبے پر اعتماد نہیں کرتے۔

81۔ سنتِ احتسابِ حکمران

﴿وَقِفُوهُمْ إِنَّهُم مَّسْئُولُونَ﴾ الصافات:24

ترجمہ: اور انہیں روک لو، یقیناً ان سے باز پرس کی جائے گی۔

ہر اختیار رکھنے والا جواب دہ ہے۔ قرآن میں اقتدار کو غیر محدود نہیں بلکہ accountability کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: اختیارات کا غلط استعمال، آمریت، ظلم اور عوامی حقوق کی پامالی بڑھتی ہے۔

مثال : ایک ادارے کا سربراہ اپنے فیصلوں کا کوئی حساب نہیں دیتا۔ وقت گزرنے کے ساتھ غلط فیصلے جمع ہوتے جاتے ہیں اور پورا ادارہ خسارے میں چلا جاتا ہے۔

82۔ سنتِ اطاعتِ مشروط

﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ﴾

ترجمہ: اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔

اطاعت اندھی نہیں بلکہ اصولی ہے؛ یعنی اطاعت صرف حق، عدل اور الٰہی ہدایت کے دائرے میں ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: اندھی تقلید، شخصیت پرستی اور باطل نظاموں کی مضبوطی پیدا ہوتی ہے۔

مثال : ایک ملازم جانتا ہے کہ اس کے افسر کا حکم غیر قانونی ہے، مگر اندھی اطاعت کرتا ہے۔ بعد میں قانونی کارروائی میں وہ بھی شریکِ جرم سمجھا جاتا ہے۔

83۔ سنتِ فسادِ حکمرانی

﴿وَإِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا﴾ البقرہ:205

ترجمہ: اور جب وہ اقتدار پاتا ہے تو زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتا ہے۔

جب اقتدار اخلاقی بنیاد سے ہٹ جائے تو وہ اصلاح کے بجائے فساد کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: حکومت اصلاح کے بجائے بگاڑ کا ذریعہ بن جاتی ہے، ادارے کمزور اور عوام پریشان ہو جاتے ہیں۔

مثال : ایک اسکول کا پرنسپل سفارش اور اقرباپروری کو معیار بنالیتا ہے۔ اہل اساتذہ چھوڑ کر چلے جاتے ہیں اور تعلیمی معیار گر جاتا ہے۔

84۔ سنتِ شوریٰ بطور نظامِ فیصلہ سازی

﴿وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ﴾ الشوریٰ:38

ترجمہ: اور ان کے معاملات آپس کے مشورے سے طے پاتے ہیں۔

حکمرانی میں اجتماعی رائے اور مشاورت بنیادی اصول ہے، تاکہ فیصلہ فرد کی خواہش نہیں بلکہ اجتماعی عقل سے ہو۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: یک طرفہ فیصلے، غلط حکمتِ عملی، عوامی بے اعتمادی اور سیاسی عدمِ استحکام پیدا ہوتا ہے۔

مثال : ایک کمپنی کا مالک تمام فیصلے اکیلا کرتا ہے اور ماہرین کی رائے نہیں لیتا۔ نتیجتاً وہ ایسی مصنوعات تیار کرتا ہے جن کی مارکیٹ میں طلب ہی نہیں ہوتی۔

85۔ سنتِ طاقت و امانت کا توازن

﴿قَالَ اجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ﴾ یوسف:55

ترجمہ: اس نے کہا: مجھے ملک کے خزانوں پر مقرر کر دیجیے، بے شک میں حفاظت کرنے والا اور علم رکھنے والا ہوں۔

قرآن بتاتا ہے کہ قیادت کے لیے صرف نیک نیتی نہیں بلکہ مہارت اور ذمہ داری کا امتزاج ضروری ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: یا تو نااہل دیانت دار افراد ذمہ داری سنبھال لیتے ہیں یا قابل مگر بے امانت لوگ اقتدار میں آجاتے ہیں، دونوں صورتوں میں نقصان ہوتا ہے۔

مثال : ایک شخص بہت نیک ہے مگر انتظامی صلاحیت نہیں رکھتا۔ اسے بڑے ادارے کی سربراہی دے دی جاتی ہے، نتیجتاً اچھے ارادوں کے باوجود نظام بکھر جاتا ہے۔

86۔ سنتِ قانون کی بالادستی

﴿إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ﴾ یوسف:40

ترجمہ: حکم (فیصلہ و اقتدار) صرف اللہ ہی کا ہے۔

معاشرتی نظام میں اصول فرد سے بالاتر ہوتے ہیں۔ قانون ذاتی خواہشات پر نہیں بلکہ اعلیٰ معیار پر قائم ہونا چاہیے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: اقرباپروری، من مانی، طاقتور اور کمزور کے لیے الگ الگ معیار، اور عدالتی کمزوری پیدا ہوتی ہے۔

مثال : ایک ملک میں بااثر لوگوں کو قانون سے استثنا حاصل ہو جاتا ہے۔ عام لوگ بھی قانون شکنی کو معمول سمجھنے لگتے ہیں اور نظام کمزور پڑ جاتا ہے۔

87۔ سنتِ ظلم کا عدمِ استحکام

﴿وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرَىٰ بِظُلْمٍ﴾ ہود:117

ترجمہ: اور آپ کا رب بستیوں کو ظلم کے ساتھ ہلاک کرنے والا نہیں ہے۔
ظلم پر قائم نظام دیرپا نہیں رہتا۔ اگرچہ وقتی طور پر طاقتور ہو، لیکن داخلی کمزوری اسے گرادیتی ہے۔
عمل نہ کرنے کا نتیجہ: ظلم پر قائم نظام وقتی طور پر مضبوط نظر آتا ہے مگر اندر سے کھوکھلا ہو کر بالآخر زوال کا شکار ہو جاتا ہے۔
مثال: ایک فیکٹری کا مالک مزدوروں کو ان کا جائز حق نہیں دیتا۔ چند سال بعد ہنر مند کارکن دوسری جگہ چلے جاتے ہیں اور فیکٹری زوال کا شکار ہو جاتی ہے۔

88۔ سنتِ خوف و امن کی سیاست
﴿الَّذِی أَطْعَمَهُم مِّن جُوعٍ وَآمَنَهُم مِّنْ خَوْفٍ﴾ قریش:4
ترجمہ: جس نے انہیں بھوک سے بچا کر کھلایا اور خوف سے امن عطا کیا۔
ریاست یا معاشرے کی اصل کامیابی صرف معیشت نہیں بلکہ امن، اعتماد اور تحفظ ہے۔
عمل نہ کرنے کا نتیجہ: بدامنی، خوف، بے اعتمادی اور معاشی و سماجی ترقی میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔

مثال : ایک علاقے میں مسلسل خوف اور بدامنی رہتی ہے۔ سرمایہ کار کاروبار لگانے سے گریز کرتے ہیں اور مقامی معیشت کمزور ہو جاتی ہے۔

89۔ سنتِ فتنہ انگیزی کا انجام

﴿وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ﴾ البقرہ: 191

ترجمہ: اور فتنہ قتل سے بھی زیادہ سنگین ہے۔

معاشرتی انتشار، جھوٹ، پروپیگنڈا اور تقسیم بعض اوقات جسمانی نقصان سے بھی زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: معاشرہ تقسیم، نفرت، افواہوں، پروپیگنڈے اور مسلسل کشمکش کا شکار ہو جاتا ہے۔

مثال : چند افراد سوشل میڈیا پر مختلف گروہوں کے خلاف نفرت انگیز مہم چلاتے ہیں۔ نتیجتاً معمولی اختلافات بڑے تنازعات میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

90۔ سنتِ اصلاحِ تدریجی نظام

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ...﴾ الرعد: 11

ترجمہ: بے شک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا۔

اگرچہ یہ سنت پہلے بھی آئی تھی، لیکن یہاں اس کا سیاسی / اقتصادی پہلو یہ ہے کہ نظامی تبدیلی ہمیشہ اندرونی اصلاح اور تدریج سے آتی ہے، انقلاب بھی شعور کے بغیر پائیدار نہیں ہوتا۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: جلدبازی، غیر فطری انقلابات، ناپائیدار تبدیلیاں اور اصلاحی کوششوں کی ناکامی سامنے آتی ہے۔

مثال : ایک نیا منتظم ایک ہی دن میں تمام قوانین بدل دیتا ہے۔ ملازمین الجھن کا شکار ہو جاتے ہیں اور نظام مزید خراب ہو جاتا ہے، جبکہ تدریجی اصلاح زیادہ کامیاب ہوتی۔

91۔ سنتِ تہذیبی عروج وزوال

﴿تِلْكَ الْقُرَىٰ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَائِهَا﴾ الأعراف:101

ترجمہ: یہ وہ بستیاں ہیں جن کے حالات ہم آپ کو سناتے ہیں۔

قرآن تہذیبوں کو زندہ نظام سمجھتا ہے جو پیدا ہوتی ہیں، بڑھتی ہیں اور پھر اپنے اعمال کے نتیجے میں زوال پذیر ہو جاتی ہیں۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: قومیں اپنی غلطیوں سے سبق نہیں سیکھتیں، اخلاقی و فکری کمزوری بڑھتی ہے اور بالآخر تہذیبی زوال واقع ہوتا ہے۔

مثال : ایک قوم ابتدا میں محنت، دیانت اور نظم و ضبط سے ترقی کرتی ہے، لیکن بعد میں عیش پرستی اور کرپشن عام ہو جاتی ہے۔ چند دہائیوں بعد وہی قوم دوسروں پر انحصار کرنے لگتی ہے۔

92۔ سنتِ اخلاقی بنیاد پر تہذیب کی بقا

﴿وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا﴾ الأعراف:96

ترجمہ: اور اگر بستیوں والے ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے۔

تہذیب کی اصل بقا اخلاقی اور روحانی بنیاد پر ہوتی ہے، نہ کہ صرف مادی ترقی پر۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: مادی ترقی کے باوجود معاشرہ اندر سے کھوکھلا ہو جاتا ہے، خاندانی، اخلاقی اور روحانی بحران جنم لیتے ہیں۔

مثال : ایک ملک معاشی طور پر بہت ترقی یافتہ ہوتا ہے مگر خاندانی نظام، دیانت اور سماجی ذمہ داری کمزور ہو جاتی ہے۔ نتیجتاً نفسیاتی مسائل اور سماجی تنہائی بڑھنے لگتی ہے۔

93۔ سنتِ علم بطور عالمی برتری

﴿هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾ الزمر:9

ترجمہ: کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں؟

علم معاشروں کو فکری قیادت دیتا ہے اور تہذیبوں کو دوسروں پر اثر انداز ہونے کی صلاحیت بخشتا ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: فکری قیادت دوسروں کے ہاتھ میں چلی جاتی ہے، قوم علمی میدان میں پسماندہ اور تابع بن جاتی ہے۔

مثال: دو ممالک میں سے ایک مسلسل تحقیق اور اختراع پر سرمایہ کاری کرتا ہے جبکہ دوسرا نہیں۔ چند برس بعد پہلا ملک عالمی معیارات طے کرنے لگتا ہے اور دوسرا اس کی پیروی پر مجبور ہو جاتا ہے۔

94۔ سنتِ باطل نظاموں کا فریب

﴿يُخَادِعُونَ اللهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا﴾ البقرہ:9

ترجمہ: وہ اللہ اور ایمان والوں کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں۔

بعض تہذیبی نظام ظاہری ترقی کے ساتھ اندرونی طور پر تضاد اور فریب پر قائم ہوتے ہیں۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: معاشرہ ظاہری چمک دمک سے دھوکا کھا جاتا ہے، حقیقت کو نظر انداز کرتا ہے اور آخر کار نقصان اٹھاتا ہے۔

مثال : ایک کمپنی اپنے اعداد و شمار کو خوبصورت بنا کر سرمایہ کاروں کو متاثر کرتی ہے، مگر اندرونی مالی کمزوریاں چھپاتی ہے۔ چند سال بعد اچانک دیوالیہ ہو جاتی ہے۔

95۔ سنتِ فکری استعمار (ideological dominance)

﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا...﴾

ترجمہ: اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ۔

قرآن بتاتا ہے کہ بعض اوقات طاقت صرف فوجی نہیں بلکہ فکری اور نظریاتی بھی ہوتی ہے جو ذہنوں کو قابو میں رکھتی ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: لوگ اپنی فکری آزادی کھو دیتے ہیں، دوسروں کے نظریات اور اقدار کے تابع ہو جاتے ہیں اور اپنی شناخت کمزور کر بیٹھتے ہیں۔

مثال : ایک معاشرہ اپنی زبان، تاریخ اور فکری روایت کو کمتر سمجھنے لگتا ہے۔ آہستہ آہستہ وہ دوسروں کے نظریات کو بغیر تنقید کے قبول کرنے لگتا ہے اور اپنی شناخت کھو دیتا ہے۔

96۔ سنتِ حق کا آفاقی ہونا

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾ الأنبیاء:107

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

حق کسی قوم یا خطے تک محدود نہیں ہوتا بلکہ عالمی اور انسانی سطح پر رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: تعصب، تنگ نظری، نسلی یا گروہی برتری کا احساس پیدا ہوتا ہے اور انسانیت کے وسیع تر مفاد کو نقصان پہنچتا ہے۔

مثال: ایک ادارہ بھرتیوں میں صرف میرٹ کو معیار بناتا ہے۔ مختلف قومیتوں اور پس منظر کے لوگ اس نظام کو منصفانہ سمجھتے ہیں اور اس پر اعتماد کرتے ہیں۔

97۔ سنتِ تہذیبی کشمکش

﴿وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ﴾ البقرہ:217

ترجمہ: اور وہ تم سے لڑتے ہی رہیں گے۔

تاریخ میں نظریات، تہذیبیں اور نظام ہمیشہ ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے رہتے ہیں۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: قوم فکری و تہذیبی چیلنجز کو سمجھنے اور ان کا جواب دینے میں ناکام رہتی ہے، نتیجتاً دوسروں کے اثر میں آ جاتی ہے۔

مثال : ایک یونیورسٹی میں دو مختلف فکری رجحانات موجود ہیں۔ اگر ایک فریق علمی دلائل کے بجائے دوسروں کی آواز دبانے لگے تو فکری ماحول کشیدہ ہو جاتا ہے۔

98۔ سنتِ فکری قبولیت

﴿فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ﴾ الزمر: 17–18

ترجمہ: پس میرے بندوں کو خوشخبری دے دیجیے، جو بات کو غور سے سنتے ہیں۔

جو معاشرے کھلے ذہن اور غور و فکر رکھتے ہیں وہ بہتر فکری نظام کو قبول کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: نئی اور بہتر بات قبول کرنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے، جمود اور فکری پسماندگی پیدا ہوتی ہے۔

مثال : ایک طالب علم اپنی رائے پر اصرار کرنے کے بجائے مختلف دلائل سنتا ہے۔ تحقیق کے بعد وہ اپنی غلطی تسلیم کر لیتا ہے اور اس کی علمی پختگی بڑھ جاتی ہے۔

99۔ سنتِ بے بنیاد تہذیب کا خاتمہ

﴿فَجَعَلْنَاهُمْ غُثَاءً كَغُثَاءِ السَّيْلِ﴾ یونس:24

ترجمہ: پھر ہم نے اسے سیلاب کے جھاگ کی طرح بے وقعت بنا دیا۔

جو تہذیبیں صرف ظاہری چمک پر قائم ہوں وہ آخرکار سیلاب کے جھاگ کی طرح ختم ہو جاتی ہیں۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: ایسی تہذیب جو صرف ظاہری ترقی پر قائم ہو، پائیدار نہیں رہتی اور وقت کے ساتھ بکھر جاتی ہے۔

مثال: ایک تعلیمی ادارہ صرف اشتہارات اور عمارتوں پر توجہ دیتا ہے جبکہ تدریس کمزور ہوتی ہے۔ کچھ عرصے بعد طلبہ دوسری جگہوں کا رخ کرنے لگتے ہیں۔

100۔ سنتِ خیر کا تسلسل

﴿وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ﴾ الکھف:46

ترجمہ: اور باقی رہنے والی نیکیاں بہتر ہیں۔

قرآن کے مطابق حقیقی بقا ان اعمال، نظاموں اور تہذیبی اقدار کو حاصل ہوتی ہے جو خیر، نفع اور اصلاح پر قائم ہوں۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: نیکی، اصلاح اور عوامی فائدے کے کام ختم ہونے لگتے ہیں، جس سے معاشرے کی مثبت قوت کمزور پڑ جاتی ہے۔

مثال : ایک استاد ہزاروں طلبہ کو علم دیتا ہے۔ اس کی وفات کے بعد بھی اس کے شاگرد معاشرے میں مثبت کردار ادا کرتے رہتے ہیں۔

101۔ سنتِ انسانیت کی وحدت

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم﴾ الحجرات:13

ترجمہ: اے لوگو! بے شک ہم نے تمہیں پیدا کیا۔

قرآن عالمی سطح پر انسان کو ایک وحدت کے طور پر دیکھتا ہے، جس میں نسل، رنگ اور قومیت ثانوی حیثیت رکھتی ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: نسلی، لسانی، علاقائی اور گروہی تعصبات بڑھ جاتے ہیں، جبکہ انسانی اخوت کمزور ہو جاتی ہے۔

مثال : ایک کمپنی ملازمت دیتے وقت نسل، زبان یا قومیت کے بجائے قابلیت کو معیار بناتی ہے۔ نتیجتاً مختلف پس منظر کے لوگ بہتر ماحول میں مل کر کام کرتے ہیں۔

102۔ سنتِ ذمہ داریِ اجتماعی گواہی

﴿لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ﴾ البقرہ:143

ترجمہ: تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو۔
کچھ معاشرے یا امتیں صرف اپنے لیے نہیں بلکہ عالمی اخلاقی معیار کے طور پر بھی ذمہ دار ہوتی ہیں۔
عمل نہ کرنے کا نتیجہ: قوم اپنی اخلاقی ذمہ داری ادا نہیں کر پاتی، دوسروں کے لیے نمونہ بننے کے بجائے خود بحرانوں کا شکار ہو جاتی ہے۔
مثال : ایک مسلم کمیونٹی دیانت، صفائی اور خدمتِ خلق میں نمایاں ہوتی ہے۔ غیر مسلم پڑوسی اسلام کے بارے میں مثبت رائے قائم کرنے لگتے ہیں۔

103۔ سنتِ ہدایت کا تسلسل
﴿ثُمَّ جَعَلۡنَـٰكُمۡ خَلَـٰٓئِفَ فِی ٱلۡأَرۡضِ﴾ یونس:14
ترجمہ: پھر ہم نے تمہیں زمین میں جانشین بنایا۔
ہدایت ایک مسلسل نظام ہے جو ایک نسل سے دوسری نسل تک منتقل ہوتا ہے۔
عمل نہ کرنے کا نتیجہ: نسلوں کے درمیان علم، حکمت اور صحیح رہنمائی کا انتقال رک جاتا ہے، جس سے فکری انقطاع پیدا ہوتا ہے۔
مثال : ایک خاندان کئی نسلوں تک مطالعہ، دیانت اور خدمتِ خلق کی روایت قائم رکھتا ہے۔ نئی نسل بھی انہی اقدار کو آگے بڑھاتی ہے۔

104۔ سنتِ نیت و سمت

﴿إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ﴾ (مفہومِ قرآنی اصول)

ترجمہ: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

قرآن کے عمومی مزاج سے ظاہر ہے کہ عمل کی قدر اس کی سمت اور مقصد سے جڑی ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ: بظاہر اچھے اعمال بھی مطلوبہ نتائج نہیں دیتے کیونکہ مقصد، سمت اور اخلاص درست نہیں ہوتے۔

مثال: دو افراد ایک جیسا عطیہ دیتے ہیں۔ ایک شہرت کے لیے اور دوسرا حقیقی خدمت کے جذبے سے۔ ظاہری عمل ایک ہے مگر اس کے اثرات اور نتائج مختلف ہوتے ہیں۔

105۔ سنتِ انجامِ تاریخ

﴿فَكَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ﴾

ترجمہ: پھر دیکھو ان لوگوں کا انجام کیسا ہوا جو ان سے پہلے گزر چکے تھے۔

تاریخ کا آخری سبق یہ ہے کہ کوئی نظام اپنے انجام سے بچ نہیں سکتا؛ انجام ہمیشہ عمل سے جڑا ہوتا ہے۔

عمل نہ کرنے کا نتیجہ:

قومیں تاریخ کے اسباق سے محروم رہتی ہیں، سابقہ اقوام کی غلطیاں دہراتی ہیں اور بالآخر انہی جیسے نتائج کا سامنا کرتی ہیں۔

مثال: ایک حکمران برسوں تک اپنی ناکامیوں کو پروپیگنڈے سے چھپاتا رہتا ہے، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ معاشی اعداد و شمار، عوامی حالات اور تاریخی ریکارڈ حقیقت کو آشکار کر دیتے ہیں اور اس کی اصل کارکردگی سامنے آجاتی ہے۔

قرآن کی یہ 105 سننِ معاشرتی دراصل محض تاریخی اصول نہیں بلکہ آج کے دور کی جدید سیاست (Modern Politics) اور معیشت (Modern Economics) کو سمجھنے کے لیے ایک مکمل فکری فریم ورک ہیں۔ ذیل میں ان سنن کا عملی اطلاق موجودہ عالمی نظام پر مختصر مگر بامعنی تشریح کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے:

قرآنی سنن کا جدید سیاست و معیشت پر اطلاق:

1۔ تبدیلی کا اصل مرکز (سنتِ تغییر)

آج کی سیاست میں بھی کوئی حکومت یا نظام صرف قانون بدلنے سے نہیں بدلتا، جب تک عوام کی سوچ، تعلیم اور اقدار نہ بدلیں۔
مثال: جمہوری انقلاب، اصلاحات یا ریاستی ناکامی سب کا آغاز "عوامی شعور" سے ہوتا ہے، نہ کہ صرف حکومتی حکم سے۔

2۔ استدراج اور جدید خوشحالی
جدید معیشت میں بعض ممالک کی ظاہری ترقی (GDP، luxury، tech boom) اصل کامیابی نہیں ہوتی۔
اگر اخلاقی زوال ساتھ ہو تو یہ "economic bubble" یا "systemic collapse" کی طرف لے جاتی ہے (جیسے 2008 financial crisis)۔

3۔ اقتدار کی گردش (Geopolitical Shift)
دنیا میں طاقت ہمیشہ منتقل ہوتی رہتی ہے:
برطانیہ ⟵ امریکہ ⟵ اب چین / ملٹی پولر دنیا
قرآن کا اصول آج "global power transition theory" کے طور پر واضح ہے۔

4۔ دولت کی غیر مساوی تقسیم

آج کا عالمی سرمایہ دارانہ نظام (Capitalism) اسی مسئلے کی مثال ہے:

1٪ کے پاس زیادہ تر دولت

باقی آبادی معاشی دباؤ میں

یہی وہ قرآنی تنبیہ ہے کہ دولت چند ہاتھوں میں نہ رہے۔

5۔ سودی معیشت اور مالی بحران

جدید بینکنگ سسٹم کا بنیادی ستون interest-based economy ہے۔

اس کے نتیجے میں:

- قرض کا پہاڑ
- inflation cycles
- debt dependency

قرآن کے مطابق یہ نظام طویل مدت میں عدم استحکام پیدا کرتا ہے۔

6۔ سیاسی جواب دہی (Accountability Crisis)

آج کی سیاست میں بڑا مسئلہ یہ ہے کہ طاقتور طبقہ اکثر غیر جواب دہ ہوتا ہے۔

کرپشن، آف شور اکاؤنٹس، اور political immunity اسی کا نتیجہ ہیں۔

قرآن کا اصول: ہر اختیار رکھنے والا ذمہ دار ہے۔

7۔ مشاورت بمقابلہ authoritarianism

دنیا میں دو ماڈل چل رہے ہیں:

- participatory democracy
- authoritarian regimes

قرآن کا اصول واضح کرتا ہے کہ مشاورت والا نظام زیادہ پائیدار ہوتا ہے کیونکہ اس میں اجتماعی عقل شامل ہوتی ہے۔

8۔ اطلاعاتی جنگ (Information Warfare)

آج کا سب سے بڑا سیاسی ہتھیار "news & narrative control" ہے۔

media bias، propaganda، fake news

قرآن کا اصول "تصدیقِ خبر" آج fact-checking culture کی بنیاد بنتا ہے۔

9۔ معاشی استحصال اور طبقاتی نظام

Global economy میں:

- labor cheap
- capital expensive
- profit uneven

یہ جدید "class system" وہی ہے جس سے قرآن بار بار خبردار کرتا ہے کہ طاقت اور دولت کا عدمِ توازن فساد پیدا کرتا ہے۔

10۔ انسانی وسائل بطور امانت

Modern governance میں HR، leadership، institutions سب امانت ہیں۔

اگر merit کے بجائے nepotism ہو تو system collapse ہو جاتا ہے (failed states کی مثالیں)۔

11۔ امن بطور معاشی بنیاد

آج کے دور میں بھی جہاں جنگ یا عدم استحکام ہو وہاں:

- investment ختم
- currency گر جاتی ہے
- migration بڑھ جاتی ہے

قرآن کا اصول: امن معیشت کی بنیاد ہے، صرف سیاست نہیں۔

12۔ اخلاقی سرمایہ (Moral Economy)

جدید research بھی کہتی ہے کہ trust-based economies زیادہ strong ہوتی ہیں۔

Nordic countries اس کی مثال ہیں۔

یہی قرآنی تصور "برکت" کا جدید معاشی اظہار ہے۔

13۔ فتنہ انگیزی اور hybrid warfare

آج جنگ صرف میدان میں نہیں:

- cyber attacks
- social division

- identity polarization

قرآن کا تصور "فتنہ" آج کے hybrid war models سے match کرتا ہے۔

14۔ علم بطور global power

آج دنیا میں طاقت کا مرکز:

oil سے data اور AI تک منتقل ہو چکا ہے۔

قرآن کا اصول واضح کرتا ہے کہ علم ہی بلند ترین سماجی طاقت ہے۔

15۔ فکری استعمار (Ideological Control)

نوآبادیاتی دور ختم ہوا مگر:

cultural dominance

media influence

consumerism ideology

یہ سب "soft colonialism" ہے، جو ذہنوں کو کنٹرول کرتا ہے۔

16۔ تہذیبی کشمکش (Civilizational Competition)

آج دنیا ایک "values war" میں ہے:

- liberalism
- religious systems
- nationalism

یہی قرآن کی بیان کردہ تہذیبی کشمکش ہے۔

17۔ مصنوعی چمک اور ببل تہذیب

Modern consumer society میں:

luxury culture

influencer economy

short-term hype

یہ سب وقتی ہے، مگر پائیدار تہذیب اخلاق اور علم پر بنتی ہے۔

18۔ انسانی کرامت اور انسانی حقوق

Modern UN systems، human rights discourse قرآن کے اس اصول کی جزوی شکل ہیں:

انسان کی عزت بنیادی قدر ہے

لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اکثر یہ حقوق selective طریقے سے apply ہوتے ہیں۔

19۔عالمی وحدت اور global citizenship

Globalization نے دنیا کو ایک village بنادیا ہے۔

migration

digital connectivity

global trade

قرآن کا اصول انسانی وحدت کو race/country سے اوپر رکھتا ہے۔

20۔انجام کا اصول(Systemic accountability)

Modern history بھی یہی دکھاتی ہے:

USSR collapse

empires fall

corporate failures

کوئی بھی نظام بغیر اخلاقی و ساختی اصلاح کے دیرپا نہیں رہتا۔

مجموعی نتیجہ:

قرآن کی یہ سنن ہمیں ایک مکمل "politico-economic theory" دیتی ہیں جس کے بنیادی ستون یہ ہیں:

- اخلاق + معیشت الگ نہیں
- طاقت + ذمہ داری لازم
- علم + عدل بنیادی اصول
- ظلم + استحصال ناقابلِ بقا

